كلمة المدير

حکومت اور متحدہ مجلس عمل کے درمیان آئینی سمجھوتہ

ایک سال کی معرکہ آرائی کے بعد آخر وہ لمحہ آ ہی گیا کہ حکومت اور متحدہ مجلس عمل کے درمیان (ایل ۔ ایف۔او) پر آئینی سمجھوتہ ہو گیا۔ اور اتفاق رائے سے 17ویں آئینی ترمیم کو قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا اور دو تہائی اکثریت سے یہ بل منظور ہو گیا۔ شخص واحد کے قلم سے نکلے ہوئے وہ تمام ضابطے آئین کا لبادہ اوڑھ چکے ہیں اور اسی بات پر متحدہ مجلس عمل اصرار کرتی رہی ہے کہ ایل ایف او کو اسمبلی کے ذریعے آئین کا حصہ بنانا چاہئے، ایک سال کی بھرپور مشقت کے بعد یہ قضیہ تمام ہوا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس ترمیم کے پاکستان کی سیاست پر کیا خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اور متحدہ مجلس عمل کی یہ بڑی کامیابی آئندہ کیا لائحہ عمل ترتیب دینے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ چونکہ ایک سال کے عرصہ میں عوام کے بنیادی مسائل میں کسی ایک مسئلہ کو بھی حل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ لہٰذا عوام بھی انتظار میں ہیں کہ اب بنیادی مسائل میں کونسا مسئلہ سرفہرست آتا ہے۔ جس کو حل کرنے کیلئے متحدہ مجلس عمل وہی طرز عمل اختیار کرے گی۔ جو ایل ایف او کیلئے کیا گیا تھا۔ اس وقت عوام جن مسائل سے دوچار ہیں ان میں مہنگائی امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال اور بے روزگاری خاص طور پر شامل ہے۔

مہنگائی کا تو یہ عالم ہے کہ روزمرہ کی ضروری اشیاء کی قیمتوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ پٹرول ڈیزل اور مٹی کے تیل کی قیمت ہر پندرہ روز بعد بڑھ رہی ہے۔ جس کے منفی اثرات پوری معیشت پر پڑتے ہیں، حتیٰ کہ ہر گھر کا بجٹ متاثر ہوتا ہے۔ اس کی روک تھام کیلئے متحدہ مجلس عمل کیا سوچ رہی ہے یہ وقت بتائے گا۔ روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ بھی عام لوگوں کیلئے پریشانی کا باعث ہے مثلاً آٹا، گھی، خوردنی تیل کی قیمتوں میں بھی استحکام نہیں ہر ہفتے نئی قیمت مقرر کی جاتی ہے۔ رہا امن وامان کا مسئلہ تو اس کا اندازہ روزانہ اخبارات کے ذریعے لگایا جا سکتا ہے۔ قتل چوریاں، ڈاکے جگا ٹیکس، اغوا برائے تاوان، جنسی تشدد غیرت کے نام پر قتل اور نہ جانے کیسے کیسے جرائم ہوتے ہیں۔ لوگ عدم تحفظ کا شکار ہیں اور پریشان ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ متحدہ مجلس عمل اپنے نئے حلیف یعنی حکومت سے یہ مسائل کیسے حل کراتی ہے لوگوں کو ایل ایف او سے ذرا بھی دلچسپی نہیں تھی یہی باعث ہے کہ جن دنوں مذاکرات جاری تھے تو لوگ نفرت کا اظہار کرتے تھے۔ کہ یہ وقت برباد کر رہے ہیں۔ عام انسان کی زندگی پر اس کے کیا اثرات مرتب ہونگے۔ (یہ الگ بات ہے کہ ایل ایف او کا اسمبلی میں آنا ایم ایم اے کی بڑی کامیابی ہے) عام لوگ تو تب خوش ہوتے ہیں جب ان کی ترجمانی کی جائے اور ان کے مسائل کے حق میں آواز اٹھائی جائے۔

لہٰذا ہم بجا طور پر یہ توقع رکھتے ہیں کہ متحدہ مجلس عمل اب عوامی مسائل کے حل کیلئے میدان میں آئے گی اور عوام کو بھرپور ریلیف دلائے گی۔ ان شاء اللہ

واجپائی کی پاکستان آمد.........

بھارت کے وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی سارک سربراہی کانفرنس میں شرکت کیلئے 4 جنوری کو پاکستان آرہے ہیں وہ چھ جنوری تک اسلام آباد میں رہیں گے۔ سارک تنظیم میں جو ممالک شامل ہیں ان میں بھارت پاکستان، سری لنکا، بنگلہ دیش، نیپال۔ بھوٹان، اور مالدیپ شامل ہیں۔ ان میں آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے بھارت کو برتری حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ علاقے میں اپنا تسلط چاہتا ہے۔ اور مختلف ذرائع سے اپنی بڑھوتری ثابت کرنا چاہتا ہے۔ روز اول سے بھارت نے پاکستان کو تسلیم نہ کیا بلکہ اس کوشش میں رہا کہ اس کا وجود ختم کر دیا جائے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ اس کے ارادے اور عزائم ناکام ہو گئے۔ اور انہیں یہ تسلیم کرنا پڑا کہ پاکستان ایک حقیقت ہے اس کا اظہار خود واجپائی نے اپنے سابقہ دورہ لاہور میں مینار پاکستان کے سامنے کھڑے ہو کر کیا تھا۔ اگرچہ اس وقت بعض دینی قوتوں نے ان کی آمد پر بہت شور مچایا اور جلوس نکالے اور بعض تنظیموں کے قائدین نے سخت بیانات دیئے۔ اب جبکہ پہلے سے زیادہ ظالم اور جابر واجپائی دوبارہ پاکستان آرہا ہے اور اس کے ہاتھ مسلمانوں کے خون سے رنگین ہیں وہی دینی قوتیں نہ جانے صرف خاموش نہیں بلکہ اس کے استقبال کی تیاریوں میں عملی